بفیض روحانی تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ

تذکرۂ عید میلاد النبی علیہ التحیۃ والثناء

مختصر منظوم

از

شمس الحکماء فقیہ الاسلام حضرت علامہ حکیم ابو البرکات
محمد نعیم الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

طابع وناشر
مدرسہ گلشن رضا
کولمبی ضلع ناندیڑ، مہاراشٹر

Scanned with CamScanner

مختصر تعارف "تذکرۂ عید میلاد النبی علیہ التحیۃ والثناء"

از عبد الصمد قادری رضوی نوری اورنگ آبادی

یہ چند صفحہ کی کتاب فقیہ الاسلام علامہ حکیم ابو البرکات نعیم الدین صاحب عبد یقینی قادری رضوی گورکھپوری سابق شیخ الحدیث دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کی ہے۔ جو بدر ملت علیہ الرحمہ کے حقیقی برادر خرد ہیں۔

اس میں آپ نے محفل میلاد شریف کے موقع پر قیام و سلام سے قبل "منظوم نظم ولادت" باربیون شریف کی مناسبت سے ۱۲ر اشعار، اس سے قبل نعت سرور عالم اور اس کے بعد عربی اور اردو زبان میں سلام ۱۲ر ربیع الاول شریف ۱۴۱۸ھ ہجری میں انتہائی کیف و سرور میں ڈوبے ہوئے ایمان افروز اشعار قلمبند فرمایا ہے۔

ضمیمہ کے طور پر میں نے بھی اس کتاب میں نعتیہ کلام، مناقب اور تذکرہ ذکر ولادت وغیرہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے ایسے محافل میں "ذکر پیدائش" پڑھنے کا بہت ہی اہتمام کیا کرتے تھے اور اس کے انوار و برکات سے بھی مالا مال ہوتے تھے۔ حضور بدر العلماء علیہ الرحمۃ بھی اس پر سختی سے عمل کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ "ذکر ولادت" تو میلاد شریف کا گودا اور مغز ہے۔ مگر اب تو لوگوں نے ذکر ولادت" پڑھنے کا رواج ہی ختم کر دیا ہے۔ رب کریم ہمیں اپنے اسلاف کے طریقے کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس محفل پاک کے متعلق دیوبندیوں، وہابیوں کے بہت بڑے گرو گھنٹال مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں" آں حضرت کا مولود شریف کرنا، قیام تعظیمی کے لیے کھڑا ہونا بدعت و شرک ہے اور نقل کفر ہیا کے جنم کے ہے" (فتاوی رشیدیہ) اس کے علاوہ اور بھی اس محفل سے متعلق ان کے گندے لکھے ہوئے ہیں۔

حالانکہ حدیث پاک میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے گھر میں واقعات ولادت باسعادت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قوم سے بیان کر رہے تھے۔ پس وہ اپنی قوم میں خوش ہوتے تھے اور اللہ کا حمد کرتے تھے اور درود شریف پڑھتے تھے کہ ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے واسطے میری شفاعت حلال ہو گئی۔ (بحوالہ انوار آفتاب صداقت صفحہ ۳۸۱ از قاضی فضل احمد لدھیانوی۔ مصدقہ ہمارا علیحضرت)

یہ حدیث شریف بالوضاحت محفل مولود شریف کرنے کا حکم بہ وعدۂ حلت و شفاعت دے رہی ہے اور مولود شریف کرنے والے سنی، حنفی و مقلدین مسلمان حصول شفاعت کا عمل

کر رہے ہیں اور منکرین بغض و عداوت میں مر رہے ہیں اور شناعت و شقاوت کے حصول کا عمل کر رہے ہیں خداوند قدوس قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے "ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں" (سورۃ الشوریٰ آیت ۔ ۷)

امام اہلسنت سرکار اعلیٰحضرت سنی مسلمانوں کو درس دیتے ہیں: ۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب — اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی — عشق کے بدلے عداوت کیجیے

پھر دوسرے مقام پر یوں تحریر کرتے ہیں: ۔

تیری آمد تھی کہ ہیبت اللہ بجرے کو جھکا — تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا
مومن ان کا کیا ہوا اللہ جس کا ہو گیا — کافر ان سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

اور مظہر اعلیٰحضرت سرکار شیر بیشۂ اہلسنت اس محفل سے متعلق پیغام دیتے ہیں: ۔

محفل میلاد اقدس مستحب ہے اور ثواب — جو مسلمان رس میں آئے بخشا جائے بے حساب
شرک ٹھہرانی ہے اس کو بجدہ خانہ خراب — سنیو! بچنے سے رکھو احتراز واجتناب

اس دینی خدمت کو بیٹے پر ڈال کر عالم اسلام میں پیغام محبت کا کام بھی محب گرامی برادر طریقت جناب عرفان رضا قادری رضوی زید مجدہٗ نے ہی انجام دیا ہے ۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ ان کی اور اس اشاعتی دینی کام میں حصہ لینے والے جملہ اہل سنن کی کاوشوں کو بطفیل سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء قبول فرمائے ۔ اور ہم اہلسنت کو زمینی و آسمانی حوادث و آفات سے محفوظ و مامون رکھ کر اپنی رحمت بے غایت سے ہمیشہ نوازتا رہے ۔ آمین ثم آمین

المعلن :۔ عبد الصمد قادری رضوی قادری منزل ۔ رفیع گنج ۔ ضلع اورنگ آباد ۔ بہار (انڈیا)

۱۱ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۳ فروری ۲۰۲۲ء

Mob:- 9764135477 —— 6204351217

+918292960660

Scanned with CamScanner

رباعیات از سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ کی ستر تا بقدم شان ہیں یہ ۔ ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں ۔ ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

تم جو چچا ہو تو قسمت کی مصیبت ٹل جائے ۔ کیوں کر کہوں ساعت سے قیامت ٹل جائے
للہ! اٹھاؤ رخ روشن سے نقاب ۔ مولیٰ مری آئی ہوئی شامت ٹل جائے

پیشہ مری شاعری نہ دعویٰ مجھ کو ۔ ہاں شرع کا البتہ ہے جنبہ مجھ کو
مولیٰ کی ثنا میں حکم مولیٰ کے خلاف ۔ لوزینہ میں سیر تو نہ بھایا مجھ کو

ہوں اپنے کلام سے نہایت محفوظ ۔ بیجا سے ہے المنۃ للہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی ۔ یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ ۔ عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو در پاک پیمبر کے حضور ۔ ایمان پر اس وقت اٹھانا مولیٰ

ملنے کے پتے :-
کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ رمٹیا محل جامع مسجد دہلی - ۱۱۰۰۰۶
حافظ ملت کتاب گھر عالم مارکیٹ سرائے پھاٹک بلرامپور (یوپی) ۲۷۱۲۰۱

Scanned with CamScanner

بفیض روحانی: تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ

تذکرۂ

عید میلاد النبی والثناء علیہ التحیۃ

مختصر منظوم

از شمس الحکماء فقیہ الاسلام حضرت علامہ حکیم ابو البرکات محمد نعیم الدین صاحب قبلہ صدیقی قادری گورکھپوری علیہ الرحمۃ سابق شیخ الحدیث و مفتی مرکزی دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی

طابع و ناشر

مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر پن ۴۳۱۷۲۲۔

سن اشاعت۔ ماہ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ

Scanned with CamScanner

لاکھوں سلام

اعلیٰ سے اعلیٰ رفعت والے بالا سے بالا عظمت والے
سب سے بڑھ کر عزّت والے تم پہ لاکھوں سلام !!
ظاہر و باہر سیادت والے غالب و قاہر ریاست والے
غلبہ و قہر و طاقت والے تم پہ لاکھوں سلام !!
مالک کل کے ہو تم نائب ! سب ہے تمہارا حاضر غائب
شان و شوکت عظمت والے تم پہ لاکھوں سلام !!
سدرہ تمہارا عرش تمہارا کرسی تمہاری فرش تمہارا
مالکِ دوزخ جنت والے تم پہ لاکھوں سلام !!
رب نے تم کو سیر کرائی ! اپنی خدائی تم کو دکھائی
ایسی اعلیٰ بصارت والے تم پہ لاکھوں سلام !!
عرش پہ تم کو رب نے بلایا اپنا جلوۂ خاص دکھایا
خلوت والے جلوت والے ! تم پہ لاکھوں سلام !!
مہ کو تم نے ٹکڑے کیا ہے سورج تم نے لوٹایا ہے
طاقت والے قدرت والے تم پہ لاکھوں سلام !!
خواب میں جلوہ اپنا دکھا کر نوری کو تم نور بنا کر !
چاند سے اچھی صورت والے تم پہ لاکھوں سلام !!

Scanned with CamScanner

پیش لفظ

نہ داستان قیس ہے نہ وعظ یا فقہی
منظور ہے گذارشِ احوالِ واقعی

۷۸۶

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

آج سے تقریباً تیس سال قبل ۱۳۸۱ھ میں جب میں عالمی مرکزی درسگاہ جامعہ رضویہ بریلی شریف سے بہ ایماء شعیب الاولیاء حضرت سیدی شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ یہاں ادارہ فیض الرسول براؤں شریف حاضر ہوا اور میری تقرری عمل میں آئی تو یہاں رہتے سہتے حضرت کا دستور یہ دیکھا کہ ہر جمعۂ مبارکہ کو بعد نماز۔ مختصر وقت میں محفل میلاد کا انعقاد ہوتا ہے جس میں ایک نعت شریف پڑھنے کے بعد سیدنا اعلیٰحضرت فاضل بریلوی اور آپ کے برادر اکبر مولانا حسن بریلوی کی مشترکہ نظم میلاد۔ صبا نے کس کی آمد کی سنائی۔ مراد بلبل بیتاب لائی۔ تمام و کمال پوری پڑھی جاتی جبکہ یہ نظم ۱۳۴ اشعار پر مشتمل ہے

جس میں ۳۰ شعر عام طور پر مشہور ہیں اور چونکہ ایام گرما میں بہ نظر استحباب یہاں نماز ظہر تاخیر سے ہوتی تھی اور یوم جمعہ حضرت کو سنن و نوافل سے فارغ ہوتے مزید تاخیر ہو جاتی۔ ساتھ ہی حضرت کا معمول تھا کہ بعد فراغت نماز اندر مکان تشریف لے جاتے۔ پھر عصر کی اذان ہو جانے پر باہر تشریف لاتے دریں صورت حال اس منظوم شریف کے پڑھنے کے دوران حضرت اپنی جیب گھڑی بار بار دیکھتے اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ آپ وقت کی کمی کا احساس کرتے ہوئے نظم میں اختصار چاہتے ہیں اور خوش الحانی ترتیل کی بجائے روانی اور حدر کا اشارہ کر رہے ہیں چنانچہ آپ کے اس اشارے کا مجھے احساس ہوا تو اس وقت خود کوئی نظم میلاد ترتیب دینے اور انشاء کرنے کے بجائے بہزاد لکھنوی کی دیوان کے دو شعر بابت میلاد اقدس مجھے یاد تھے جسے میں نے حضرت حسن میاں کی ذکر میلاد والی نعت سے جوڑ دیا عموماً لوگ اسی کو پڑھنے لگے یہاں تک کہ اس کا عام رواج ہو گیا۔ بہزاد صاحب کے وہ دو شعر یہ ہیں!

صبح کا وقت ہے معصوم کلیاں مسکراتی ہیں
ہوائیں خیر مقدم کے ترانے گنگناتی ہیں

ابھی جبریل اترے بھی نہ تھے کعبہ کے ممبر سے
کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبداللہ کے گھر سے

اس آخری مصرعہ سے ذوقِ نعت کا یہ شعر "مبارک ہو کہ شہ پردہ سے باہر آنے والا ہے"۔ "گدائی کا زمانہ جس کے در پر آنے والا ہے"، جوڑ دیا اس طرح بہ ظاہر با معنیٰ ہو گیا۔ لیکن کچھ دنوں بعد جب اس پر میری توجہ ہوئی تو میرا ذہن ایک شرعی بار محسوس کرنے لگا کہ لسان شرع میں نبیؐ اور فرشتوں کے سوا دوسروں پر لفظِ معصوم کا اطلاق درست نہیں اسی لیے بچوں کو معصوم کہنے سے منع کیا جاتا ہے تو پھر کلیوں کو معصوم کہنا مزاج شرع کے قطعاً خلاف ہے اور اہل شرع کے کانوں پر بھاری ہے رہے بہزاد صاحب تو وہ گو اپنے فن شاعری میں لائق و فائق تھے لیکن علوم شرعیہ کے کوئی عالم فاضل نہیں تھے نہ ہی اہلِ شرع کی محفلوں کے صحبت یافتہ تھے جس سے محاورات میں شرعی آداب کی تفصیل جانتے۔ رہی یہ بات کہ فقہ میں مالِ مسلم اور اس کے خون کو معصوم کہا گیا ہے جس سے لفظ معصوم خصوص اطلاق میں محصور نہیں رہا بلکہ عموم اطلاق کے ساتھ عام ہو رہا ہے تو درحقیقت یہ ہمارے منشاء اور مقصدِ کلام سے خارج ہے کیونکہ یہاں لفظ معصوم مسلم اور مال مسلم کے حق میں

تحفظ وعصمت ضبط وحفاظت کے معنی میں متعین ہے فی الواقع یہ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَائَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ کی حدیث سے ماخوذ ہے یہاں تقدس آبی کی حیثیت ہرگز ملحوظ نہیں ہے لہذا اس قسم کا مغالطہ ہرگز در پیش نہ کرنا چاہیئے۔

اسی طرح دوسرے شعر کا پہلا مصرعہ "ابھی جبریل اترے بھی نہ تھے کعبہ کے ممبر سے" اس کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کعبہ شریف میں پہلے سے کوئی ممبر تھا جس پر حضرت جبریل علیہ السلام جلوہ افروز ہوئے حالانکہ کعبہ شریف میں نہ پہلے ممبر تھا نہ ہی اب ہے ہاں یہ ممکن ہے کہ اس موقعہ پر الگ سے کوئی ممبر لایا گیا ہو لیکن اس کے لیے کوئی روایت چاہیئے جبکہ ایسی کوئی روایت نہیں ہے تو یہ امکان محض تخیل پر مبنی کہا جائے گا جو خواہ مخواہ ایک تکلف بارد کا مترادف ہوگا۔ یہاں تو ماضی کی خبر ہے امکان وقوع کی بات نہیں۔ جیسا کہ ہر ذی فہم پر روشن ہے۔ یونہی دوسرے شعر کا دوسرا مصرعہ۔ کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبداللہ کے گھر سے" اس کلام میں سرکار اقدس کی ولادت باسعادت ہو جانے کی خبر ظاہر کرنا مقصود ہے جو بالکل واضح ہے اسے "مبارک ہو کہ شہ پردہ سے باہر آنے والا ہے" سے کیا رابطہ اور تعلق ہے کیونکہ مبارک ہو..... میں تو آئندہ کی خبر ہے لہذا سابق لاحق

سے اور لاحق سابق سے قطعاً مربوط نہیں ہے (یہ تو میری خطا تھی کہ میں نے ماضی کو مستقبل سے مربوط کر دیا تھا)

نیز — صبح کا وقت ہے۔ .... ہوائیں خیر مقدم کے ترانے گنگناتی ہیں اس میں فنی ذوقِ سخن کے اعتبار سے بھی کمی ہے جو ذوقِ لطیف رکھنے والے اہلِ سخن سے پوشیدہ نہیں۔ غرض انھیں سب وجوہ کے پیشِ نظر میں نے اس نظم کا پڑھنا موقوف کر دیا لیکن دوسروں کو بایں خیال تو نہ دلا سکا کہ جب تک اس نظم کا نعم البدل نہ پیش کر دوں اس وقت تک دوسروں کو کیونکر منع کر سکوں لیکن طبیعت میں ایسی کوئی موزوں کیفیت پیدا نہ ہو پاتی تھی جو اخلاص روحانیت پر مبنی ہوتی جس کی باعث بارگاہ جلیل میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا۔ بالآخر پیارے آقا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم متوجہ ہوئی سالِ گذشتہ سنہ ۱۴۱۰ھ ٹھیک بارہویں شریف کے دن۔ کہ جس دن ضعیفوں کو توانائی ملتی ہے، نامرادوں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ کشکولِ گدائی کو انعام واکرام سے بھرا جاتا ہے، خیر وبرکات کا باڑا بٹتا ہے۔ نہ جانے کتنوں کو چشمۂ رحمت سے سیراب کیا جاتا ہے۔ اسی تاریخ مسعود کی مناسبت سے بارہ شعر عرض کئے چونکہ اختصار مقصود تھا اس لیے اسی عدد پر اکتفاء کیا۔ جسمیں چار شعر

ولادت باسعادت کی تمہید میں ہیں باقی شرفِ قدوم سے مشرف فرمادینے کے ہیں جس کے مضامین بحمدہٖ تعالےٰ حدیثِ کریم اور قرآنِ عظیم سے مُستند ہیں جسے احباب نے بہت پسند کیا اور اہل سخن حضرات نے تحسین فرمائی اور سب سے بڑا شرف تو یہ ملا کہ امسال جب کرم فرما جناب مولانا قاری مقری حافظ الحاج علی حسن صاحب شیخ التجوید دارالعلوم فیضُ الرسول براؤں شریف زیارتِ حرمین کے لیے عازمِ سفر ہوئے تو خادم سے فرمائش کی۔ کہ وہ میلادِ منظوم مجھے چاہیئے بارگاہِ عالی صدمعالی میں پیش کر کے "صلاۃ وسلام" عرض کروں گا۔ چنانچہ بڑی مسرت کیساتھ اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہوئے وہ اصل جو خادم نے اہتمام کے ساتھ باوضو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا حضرت موصوف کو پیش کر دیا درحقیقت میں نے بارگاہ اعظم سے شرف قبول کی فال حسن سمجھی۔ وَالحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلک۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

ہاں ایک میلاد منظوم حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل مصنف انوارِ ساطعہ کی بھی ہے جس کا مطلع یوں ہے

اے بیدل شیریں سخن — اے طوطیٔ شکر شکن
لے پہلے نام ذوالمنن — کر نطق گویا دہن

لیکن یہ مزید طویل ہے اور عام طور پر دستیاب بھی نہیں

اس لیے اس کی جستجو عبث ہے۔

میری پیش کردہ ایک ایمان افروز درود والی مسدس نعت

چونکہ نظم ولادت پڑھنے سے پہلے نعت پڑھنے کا ایک مستحسن دستور ہے اس لیے ایک وجد آفریں چھ مصرعوں والی نعت پیش کی ہے جس میں مصرعۂ سادس کی تکرار "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ" سے ہوتی ہے جو علم عروض میں بحر صغیر کی ایک قسم میں ہے ہے اور بہت معروف و مشہور درود ہے جو مابین الائمہ مقبول ہے جیسا کہ بخاری و مسلم و دیگر کتب صحاح میں سرکار کے نام نامی کے بعد یہی درود رائج ہے یعنی ہر روایت حدیث پہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ" مرقوم ہے اس لیے اس نعت شریف میں درود پاک کی خاص الخاص برکت شامل ہے جس سے حصول مراد کا یقین کامل ہے بشرطیکہ حسن اعتقاد راسخ اور مضبوط ہو اس نعت مقدس کے انشاء ہونے کا بھی ایک خاص سبب ہے جس کا اخفاء ہی مناسب ہے۔ نیز میلاد منظوم پیش کرنے کے بعد ایک **عربی سلام ہے اور دوسرا اردو سلام ہے** جو آج ۲۲ سال پہلے بارگاہ قدس میں پیش کر چکا ہوں۔ لیکن جہاں خادم کے بہت سارے مجموعۂ کلام نیز تحقیقی **تصنیفات و تالیفات** یونہی غیر مطبوعہ پڑی

پڑی ہیں وہیں یہ مجموعۂ کلام جس کا نام گلدستۂ سخن نعیم الفردوس ہے۔
غیر مطبوع پڑے ہیں جن میں بعضے رسالہ فیض الرسول میں شائع ہو چکے
ہیں اور ایک تاریخی قصیدہ بنام **نضر فردوس** ۱۴۰۰ھ
سوانح اعلیٰحضرت میں شائع ہوا ہے یہ قصیدہ ۵۶ اشعار
پر مشتمل ہے جو سیدنا اعلیٰحضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس
اللہ سرہٗ کی شان والا عرفان میں بے مثل ہے افسوس کہ سوانح اعلیٰحضرت
میں مکمل اشعار کی اشاعت نہیں ہوئی ہے غالباً یہ رامپور پریس کی
کوتاہی سے ہوا ہے۔ اس قصیدہ میں سیدنا فاضل بریلوی قدس سرہٗ
کا علمی جاہ و شکوہ میدان عمل میں بلند پایہ شخصیت اور آپ کی جلالت
و عظمت دین متین کی اعلیٰ خدمت جس کی بناء پر آپ کو "اعلیٰحضرت" سے
یاد کیا جاتا ہے نیز آپ کی رحلت کا نقشہ اور اہل محبت کا اجمالی ذکر
وغیرہ امور پر ایمان افروز روشنی ڈالی گئی ہے گویا یہ قصیدہ متن ہے
اور کتاب "سوانح اعلیٰحضرت" مصنفہ حضرت علامہ بدر ملت
زید مجدہٗ اس کی شرح ہے کیونکہ حضرت مصنف نے خود فرمایا
کہ قصیدہ "نضر فردوس" کو کتاب سے ہم رشتہ کرنے کے لیے
مضامین میں پندرہ صفحہ کا اضافہ کرنا پڑا تاکہ اُن اشعار کی تشریح
کتاب میں آجائے۔ جبکہ ۱۴۰۵ھ میں سوانح اعلیٰحضرت کی پانچویں

بار اشاعت مدرسہ گلشنِ رضا واقع ضلع دھنباد صوبہ بہار رامپور پریس سے ہوئی یعنی کتاب مذکور کی سابق اشاعتوں میں یہ قصیدہ مطبوع نہیں ہے اس لیے کہ سابقہ اشاعت کے وقت یہ قصیدۂ مذکور مرتب نہیں تھا۔

میرا اپنا مشورہ یہ ہے

کہ اگر وقت میں گنجائش ہو تو رضوی میلاد منظوم پڑھی جائے۔ حسبِ موقعہ اختصار کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ اختصار میں بے ربطی نہ پیدا ہو جیسا کہ بعض اختصار کرنے والے اپنی کم علمی کی وجہ سے اشعار میں باہم ارتباط نہیں سمجھ پاتے تو بے محل اختصار کر جاتے ہیں جیسا کہ بارہا کا مشاہدہ ہے چنانچہ سیدنا اعلیٰحضرت کی "لاکھوں سلام" والی نعت میں مقطع کا شعر اپنے سابق لاحق سے جدا کر کے یوں پڑھتے ہیں

"مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا"

حالانکہ اس سے پہلے آرزو والا شعر

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

پڑھ کر اب آرزو کا جواب "مجھ سے خدمت کے قدسی ..... پڑھنا چاہئے لیکن اپنی بد ذوقی کی باعث معنویت کلام سے پیدل ہو جاتے

ہیں اس لیے اپنی علمی صلاحیت اور ذوقِ سخن کے مطابق اختصار کا انتخاب کرنا چاہیے یا ذی فہم حضرات سے سمجھ کر ایک ڈھنگ اختیار کرنا چاہیے ورنہ اہل ذوق کے لیے بڑے کوفت کی بات ہوتی ہے نیز صاحب کلام کی روح کو بڑی اذیت ہوتی ہے افسوس اس اہمیت کو علمی اداروں کے طلبہ بالکل نہیں سمجھتے بس گلا بازی اور خوش الحانی کے زور پر شعر و سخن کا گلا گھونٹ دیتے ہیں

اگر وقت میں تنگی ہو تو

میری پیش کردہ میلادِ منظوم میں قدرے اختصار کر سکتے ہیں جس میں تمہید ولادت باسعادت کے اوّلیں چار شعروں کو ضروری قرار دیتے ہوئے مابعد کے چار شعر منجملہ مقطع پر اکتفاء کر سکتے ہیں غرض موقعہ محل کا لحاظ رکھتے ہوئے اختصار ہو ویسے تو کل بارہ شعر ہیں اس میں اختصار کی چنداں ضرورت ہی نہیں جبکہ دیکھا یہ جاتا ہے کہ ابتداءً چند لوگ یکے بعد دیگرے نعت خوانی اس طرح کرتے ہیں کہ گویا مسابقت کر رہے ہیں یعنی ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کر رہے ہیں اور آہ واہ کے نعروں کے نفس کو خوش کر رہے ہیں اور جب سرکار اقدس کی میلاد پڑھنے

بیٹھتے ہیں تو خواہ مخواہ جلدی مچاتے ہیں اور تشریف آوری کا صحیح نقشہ نہ پیش کر کے ذکرِ ولادت کا اہتمام ختم کر دیتے ہیں حالانکہ یہی مقصود میلاد ٹھہرا ہے اور اپنی جگہ خود مہتم بالشان نعت ہے افسوس کی بات یہ ہے کہ اب بعض جگہ محفل کے بزرگوں نے بھی خاص ذکر میلاد میں عجلت پسندی اختیار کر لی ہے جن کے دباؤ سے نعت خواں بیچارہ جلدی کرنے پر مجبور ہے مضمون طویل ہو گیا ناظرین سے معذرت خواہ ہوتا ہوا اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ اب احباب کو اختیار ہے۔ وقت اور موقعہ کے لحاظ سے جسے چاہیں اختیار کریں!

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

فقط

گدائے قادری

حکیم ابو البرکات

العبد محمد نعیم الدین احمد عفی عنہ

صدیقی رضوی خادم دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر

ساکن قادری منزل عنایت پیر موضع راوت پار بزرگ قصبہ شاہ پور

ضلع گورکھپور - یوپی - انڈیا - ۱۷ رجب المرجب ۱۴۱۱ھ

نعت سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مسدس

حشر کے دولھا ہادیٔ عالم ہیں وہ نبیِّ نور مجسّم
از عیسیٰ تا حضرتِ آدم میرے نبی ہیں سب سے معظم
دین کے ہیں وہ رہبر اعظم
صلی اللہ علیہ وسلم

جن و بشر کے حاکم ہیں وہ غیب و خفا کے عالم ہیں وہ
معطی ہے اللہ قاسم ہیں وہ کارِ جہاں کے ناظم ہیں وہ
بس میں ہے ان کے سارا عالم
صلی اللہ علیہ وسلم

انکی زمیں ہے انکا زماں ہے عرشِ مکرم اُن کا مکاں ہے
اُنکی نظر میں سارا جہاں ہے ہر جا انھیں کا ذکر و بیاں ہے
سرور ہیں وہ شاہِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم

ہر افضل سے افضل ہیں وہ احسن ہیں وہ اجمل ہیں وہ
کامل ہیں وہ اکمل ہیں وہ آخر ہیں وہ اول ہیں وہ

سب نبیوں کے ہیں وہ خاتم
صلی اللہ علیہ وسلم

رب نے انھیں محبوب بنایا　　عرش بریں پہ ان کو بلایا
اپنا جلوۂ خاص دکھایا　　ان کو اپنا راز بتایا

رب کے ہیں وہ محبوبِ معظم
صلی اللہ علیہ وسلم

روضۂ نور کی خاک[ع] جو پائیں　　آنکھوں میں ہم سرمہ[ع] لگائیں
دل میں ان کی یاد بسائیں　　کاش وہ جلوہ ہم[ع] کو دکھائیں

عرش کے ہیں وہ نیّر اعظم
صلی اللہ علیہ وسلم

ع ع ع اس موقعہ پر یہ تشریح کر دینا مناسب ہے کہ اردو یا فارسی کے بعض شعراء حضرات خاکِ پا کی آرزو کرتے ہیں اور اسے سُرمہ کی جگہ استعمال کرنے کی خواہش کرتے ہیں کوئی خاکِ پا سے شفاء مرض چاہتا ہے لیکن اس میں مقام ادب کے اعلیٰ درجہ سے تنزّل ہے۔ اول تو۔ یہ محض ایک تخیل پر مبنی کہا جائے گا۔ کیونکہ اب خاکِ پائے مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا حصول کہاں ممکن ہے لیکن اگر بالفرض بصورتِ امکان حقیقت تو یہ ہے کہ ہم خاکِ پا بننے کے لائق نہیں ہیں چہ جائیکہ خاکِ پا حاصل کرنے کے لائق ہوں ہمارے لیے تو روضۂ انور کی خاک بلکہ خاکِ طیبہ ہی بہت عظیم ہے پھر یہ کہ محض سُرمہ کی جگہ استعمال کرنے کا مقصد بھی واضح نہیں کیا جاتا کہ یہ زینتِ چشم کے لیے ہے یا بصارتِ چشم کیلئے ہے اور یہاں بحمدہ تعالےٰ یہ بتایا گیا ہے کہ اس سُرمہ سے بالخصوص دل کی آنکھ روشن ہو جائے اور وہیں جلوۂ مصطفےٰ کا دیدار نصیب ہو جائے آمین بجاہ سیّد ناطٰہٰ ویٰسین۔ ۱۲ منہ

اللہ اللہ ان کی سیادت　　اقصیٰ میں کی سب کی امامت
کھولیں گے وہ بابِ شفاعت　　کیوں نہ کریں ہم انکی اطاعت
شاہِ رسُل ہیں سیّدِ عالم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

محفل ان کی کیوں نہ سجائیں　　عید ان کی ہم کیوں نہ منائیں
نعت ان کی ہم کیوں نہ سنائیں　　نعرہ ان کا کیوں نہ لگائیں
جبکہ ہیں آقا محسنِ عالم
صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

سب تو ہیں بندے آقا ہیں وہ　　سب تو گدا ہیں مولیٰ ہیں وہ
سب تو ہیں بیکس ملجا ہیں وہ　　سب ہیں بھکاری داتا ہیں وہ
ہیں تو وہی آقائے دو عالم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

اللہ اللہ رفعت اُن کی　　اللہ اللہ عزت ان کی
کیا جانو تم شوکت اُن کی　　عرش پہ دیکھو عظمت ان کی
لہراتا ہے ان کا پرچم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

کس کی یاد میں اشک بہاؤں　　داغِ جگر میں کس کو دکھاؤں

اپنا دکھ میں کس کو سناؤں ان کے سوا میں کس کو بتاؤں
ہیں تو وہی اک مونس و ہمدم
صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کے نعیم الدین پہ دیا ہے اُن کی رحمت اُن کی عطا ہے
مانگو یا نگو ان کی صدا ہے عادت ان کی جود و سخا ہے
داتا ہیں وہ رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۷۸۶ / ۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قد جاءکم من اللہ نور وکتٰب مبین
صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

قَالَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَکُلُّ الْخَلَائِقِ
مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَاَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ ۝

اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم

نسیم صبح کی آمد سے غنچے مسکراتے ہیں
کسی کے خیر مقدم میں مشام جاں بساتے ہیں
گلستانِ بنو ہاشم میں کیف آور بہار آئی
بنی کلیاں گل خنداں تو پھولوں میں نکھار آئی
علم جبریل نے کعبہ کی چھت پر نصب فرمایا
علیہ السلام ۱۲ زمیں سے آسماں تک چاندنی تھی نور پھیلایا
فرشتوں سے کہا حاضر رہو تم سب سلامی کو
سناؤ مژدۂ میلاد یوں ہر خاص کو عامی کو
مبارک ہو شہ ہر دوسرا تشریف لے آئے
جہاں کے حکمراں فرماں روا تشریف لے آئے

بشارت حضرتِ عیسیٰ نے دی تھی جنکی آمد کی
وہی بے مثل شاہِ انبیاء تشریف لے آئے
فرشتے صف بصف حاضر ہوئے جنکی سلامی کو
وہی سردارِ عالم پیشوا تشریف لے آئے
اجالا جن کی آمد سے ہوا روشن ہوئی دنیا
وہی بدرُ الدُّجیٰ نُورُ الہُدیٰ تشریف لے آئے
مٹائیں گے جو باطل کو سجائیں گے جو محفل کو
وہی باطل شکن زیبِ لقا تشریف لے آئے
زمانہ جن کا منگتا ہے جو داتا ہیں زمانے کے
وہی بحرِ کرم موجِ سخا تشریف لے آئے
چلے آؤ فقیرو اپنی اپنی جھولیاں بھر لو !!
کہ سلطانِ جہاں کنزُ العطا تشریف لے آئے
نعیم قادری کہدے سبھی یارانِ محفل سے
اٹھیں تعظیم کو خیرُ الوریٰ تشریف لے آئے

یا نبی سلام علیک ﷺ یا رسول سلام علیک ﷺ
یا حبیب سلام علیک ﷺ صلوٰۃُ اللہِ علیک ﷺ

عربی سلام بوقت قیام بہ بارگاہ خیر الانام
علیہ الصلاۃ والسلام

یا امام المرسلینا　　یا امان الخائفینا
جئت سلطانا مبینا　　رحمۃ للعالمینا

یا نبی سلام علیک .....

انت خیر الانبیاء　　نلت ما فوق السماء
کلھم تحت اللواء　　اذ اتو یوم النداء

یا نبی سلام علیک .....

انت مصباح الظلام　　انت مفتاح السلام
انک بدر التمام　　قائد الغر الکرام

یا نبی سلام علیک .....

انت نور اللہ عال　　اشرقت منہ اللالی
من سواک فی الرجال　　سیدی الطف بحالی

یا نبی سلام علیک .....

انت شاف انت کاف　　انت وافٍ انت نافٍ

اَنْتَ مُوْقِ اَنْتَ عَافِ اَنْتَ نَصَّارُ الضِّعَافِ

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ .....

اَنْتَ مَوْلَایَ الْکَرِیْمُ لُطْفُكَ لُطْفٌ عَمِیْمٌ

یَسْئَلُ الْعَبْدُ نَعِیْمٌ جُوْدَكَ یَا مَنْ کَرِیْمٌ

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ

یَا رَسُوْلَ سَلَامٌ عَلَیْكَ

یَا حَبِیْبَ سَلَامٌ عَلَیْكَ

صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْكَ

اردو سلام بوقت قیام بدرگاہ خیر الانام

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ سَلَامٌ عَلَیْكَ

یَا حَبِیْبَ سَلَامٌ عَلَیْكَ صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْكَ

آپ ہیں سرکارِ عالم سیّد و سالارِ عالم

صاحبِ اسرارِ عالم دافعِ آزارِ عالم

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ الخ

تم شہ ہر دو سرا ہو مالکِ ملکِ خدا ہو

تاجدارِ انبیاء ہو　　شافعِ روزِ جزا ہو
یا نبی سلام علیک الخ

آپ ہیں وہ نور انور　　جس سے عالم ہے منور
آپ کا جسمِ معطّر　　طیّب و طاہر مطہّر
یا نبی سلام علیک الخ

اے شہِ تسنیم و کوثر　　اے عروسِ بزمِ محشر
آپ ہیں محبوبِ داور　　آپ کا کوئی نہ ہمسر
یا نبی سلام علیک الخ

آپ ختم المرسلیں ہیں　　رحمۃٌ للعلمیں ہیں
مہبطِ روح الامیں ہیں　　مرکزِ حق الیقیں ہیں
یا نبی سلام علیک الخ

آپ ہیں بدر المعالے　　آپ کا دربار عالی
جھولیاں پھیلائے خالی　　ہیں کھڑے در پہ سوالی
یا نبی سلام علیک الخ

پیاری پیاری زلف کالی　　مظہرِ شانِ جلالی
ہر ادا تیری نرالی　　ہے دلیلِ بیمثالی
یا نبی سلام علیک الخ

Scanned with CamScanner

کون ہے اپنا سہارا　　کس کے در پہ ہے گذارا
کر کے دنیا سے کنارا　　اب تمھیں کو ہے پکارا
یا نبی سلام علیک الخ

اے مرے آقا خدارا　　کر دو بخشش کا اشارا
میں بھی ہوں اک غم کا مارا　　دل کرو روشن ہمارا
یا نبی سلام علیک الخ

جب کبھی تم کو پکارا　　مل گیا کافی سہارا
آپ کا بس اک اشارا　　موج غم سے ہے کنارا
یا نبی سلام علیک الخ

جب چلوں دنیا سے سرور　　سامنے ہوئے رُوئے انور
وِرد ہو کلمہ زباں پر　　روح نکلے مسکرا کر
یا نبی سلام علیک الخ

اے مرے آقائے نعمت　　معدنِ جود و سخاوت
بانیٔ محفل پہ برکت　　ہم غلاموں پہ عنایت
یا نبی سلام علیک الخ

اے مرے سرکار انور　　صدقۂ شبّیر و شبّر
اس نعیم قادری پر　　لطف و بخشش ہو فزوں تر
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

ضمیمہ

از۔ عبدالصمد قادری رضوی نوری اورنگ آبادی سرپرست مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع تھانہ ڈیر۔ اس کتابچہ کے اختتام پر افادۂ مسلمین کے لیے علماءِ حق کی تحریر فرمودہ چند ایمان افروز نعت شریف اور منقبت وغیرہ کے اشعار پیش کئے جارہے ہیں۔

قصیدۂ نور۔ از سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا!

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہِ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارہ نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالا نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا!
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا!

بینیٔ پر نور پر رخشاں ہے بکہ نور کا
ہے لواء الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا!

Scanned with CamScanner

مصحفِ عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نور کا
لو سیہ کار و مبارک ہو قبالہ نور کا!

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا تیرے سجدے سے سیما نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

کیا بنا نامِ خدا اسریٰ کا دولھا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا!

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا!

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا!
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا
ماہ طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا!

انجمن والے ہیں انجم بزم حلقہ نور کا!
چاند پر تاروں کے جھرمٹ سے ہے ہالا نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا!!
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا!

نور کی سرکار سے پایا دوشالا نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

نزع میں لوٹے گا خاک در پہ شیدا نور کا
مر کے اوڑھے گی عروسِ جاں دوپٹہ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسنِ بطنین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

لَکْ گیسوٗہٗ دہن یٰ ابرو آنکھیں عٓ مَ
کٓہٰیٰعٓصٓ ان کا ہے چہرہ نور کا!

اے رضا یہ احمد نوری کا فیضِ نو رہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

Scanned with CamScanner

نعت شریف

از۔ حضرت علامہ حسن بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

پرنور ہے زمانہ صبح شبِ ولادت
پردہ اٹھا ہے کس کا صبح شبِ ولادت

جلوہ ہے حق کا جلوہ صبح شبِ ولادت
سایہ خدا کا سایہ صبح شبِ ولادت

فصل بہار آئی شکلِ نگار آئی!
گلزار ہے زمانہ صبح شبِ ولادت

پژمردہ حسرتوں کے سب کھیت لہلہائے
جاری ہوا وہ دریا صبح شبِ ولادت

جنت کے ہر مکاں کی آئینہ بندیاں ہیں
آراستہ ہے دنیا صبح شبِ ولادت

آئی نئی حکومت سکہ نیا چلے گا!
عالم نے رنگ بدلا صبح شبِ ولادت

روح الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اڑا پھریرا صبح شبِ ولادت

پڑھتے ہیں عرش والے سنتے ہیں فرش والے
سلطانِ نو کا خطبہ صبح شبِ ولادت

دن پھر گئے ہمارے سوتے نصیب جاگے
خورشید ہی وہ چمکا صبح شبِ ولادت

قربان اے دوشنبے تجھ پر ہزار جمعے
وہ فضل تو نے پایا صبح شبِ ولادت

پیارے ربیع الاوّل تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبہ صبح شبِ ولادت

عرشِ عظیم جھومے کعبہ زمین چومے!
آتا ہے عرش والا صبح شبِ ولادت

Scanned with CamScanner

ہشیار ہوں بھکاری نزدیک ہے سواری — یہ کہہ رہا ہے ڈنکا صبحِ شبِ ولادت
آمد کا شور سن کر گھر آئے ہیں بھکاری — گھیرے کھڑے ہیں رستہ صبحِ شبِ ولادت
ہر جان منتظر ہے ہر دیدہ رہ نگر ہے — غوغا ہے مرحبا کا صبحِ شبِ ولادت
جبریل سر جھکائے قدسی پرے جمائے — ہیں سرو قد ستادہ صبحِ شبِ ولادت
کس دبدبہ کس ادب سے کس جوش کس طرب سے — پڑھتے ہیں ان کا کلمہ صبحِ شبِ ولادت
ہاں دین والو اٹھو تعظیم والو اٹھو! — آیا تمہارا مولیٰ صبحِ شبِ ولادت
اٹھو ملک اٹھے ہیں عرش و فلک اٹھے ہیں — کرتے ہیں ان کو سجدہ صبحِ شبِ ولادت
آؤ فقیرو آؤ منہ مانگی آس پاؤ!! — بابِ کریم ہے وا صبحِ شبِ ولادت
تیری چمک دمک سے عالم جھلک رہا ہے — میری بھی بخت چمکا صبحِ شبِ ولادت

بانٹا ہے دو جہاں میں تو نے ضیا کا باڑا
دے دے حسنؔ کا حصہ صبحِ شبِ ولادت

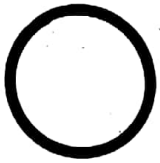

تمہارا ذکر میرا دین و ایماں یا رسول اللہ
تمہارا مصحفِ رخ میرا قرآں یا رسول اللہ!
نظر آتا نہیں تیرے سوا کچھ دونوں عالم میں!
تجھی میں ہے فنا تیرا ثنا خواں یا رسول اللہ!

Scanned with CamScanner

جو دیکھیں خواب میں جلوہ تمہارے مصحف رخ کا
ابھی ہو جائیں سب کافر مسلماں یا رسول اللہ

جو تیرے علم کا منکر جو تیری جاہ کا دشمن!!
نہیں واللہ وہ کافر مسلماں یا رسول اللہ!

خدارا جلد بلوا لو نکالوں آ کے طیبہ میں
بھرے ہیں کیسے کیسے دل میں ارماں یا رسول اللہ

کلیجے پر ہزاروں تیر لگتے ہیں وہابی کے
جو کہتا ہے کہیں سُنّی مسلماں یا رسول اللہ

دعا فرمائیے کہ ہند سے غارت وہابی ہوں
یہ دشمن ہیں عدوِّ دین و ایماں یا رسول اللہ

شہیدِ کربلا کے خون سے للہ دھو دینا!
قیامت میں کھلے جب فردِ عصیاں یا رسول اللہ

تمہارے دشمنوں کے سر رگڑنے کو رہیں قائم
غلامانِ شہِ احمد رضا خاں یا رسول اللہ

کھلے جب روبرو ستّار کے پردہ گناہوں کا
ہدایت کے ہو سر پر تیرا داماں یا رسول اللہ

نعت شریف

از۔ مولانا جمیل الرحمٰن بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

تمہیں نے تو کیا ہم کو مسلماں یا رسول اللہ
تمہیں تو ہو ہمارا دین و ایمان یا رسول اللہ

نہ بھولے اور نہ بھولو گے قیامت تک غلاموں کو
نہ کیوں ہوں اہلسنت تم پہ قرباں یا رسول اللہ

فقط یہ آرزو ہے نزع میں مرقد میں محشر میں
کہیں ہم سے نہ چھوٹے تیرا داماں یا رسول اللہ

لواء الحمد کے نیچے بنے مولیٰ قیامت میں
میرا ہر رونگٹا تیرا ثنا خواں یا رسول اللہ

مریضانِ جہاں کو تم شفا دیتے ہو دم بھر میں
خدارا درد کا ہو میرے درماں یا رسول اللہ

تو ہے بندہ خدائے پاک کا میں تیرا بندہ ہوں
توسط سے تیرے ہوں عبد رحمٰن یا رسول اللہ

خدا کے بعد افضل جانتا تم کو دو عالم سے
یہی تو ہے ہمارا دین و ایمان یا رسول اللہ

Scanned with CamScanner

برے فضل و کرم سے دور کیا ہے گر میں بن جاؤں
بری چوکھٹ کے دربانوں کا دربان یا رسول اللہ

صدائے صور سن کر آپ کا پڑھتا ہوا کلمہ
میں اٹھوں قبر سے شاداں و خنداں یا رسول اللہ

غلاموں کی ہر اک مشکل میں تم امداد کرتے ہو
مری بھی مشکلیں ہو جائیں آساں یا رسول اللہ

جمیلؔ قادری کی دو جہاں میں لاج رکھ لینا
طفیلِ حضرت احمد رضا خاں یا رسول اللہ

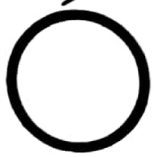

اے شہنشاہِ مدینہ الصلاۃ والسلام
زینتِ عرشِ معلیٰ الصلوٰۃ والسلام

رب ہب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

دست بستہ ہر فرشتے نے پڑھا ان پر درود
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصلاۃ والسلام

مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

بت شکن آیا یہ کہہ کر منہ کے بل بت گر پڑے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام

سر جھکا کر با ادب عشقِ رسول اللہ میں!
کہہ رہا تھا ہر ستارہ الصلوٰۃ والسلام

غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں
گل کھلا باغِ احد کا الصلوٰۃ والسلام

Scanned with CamScanner

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

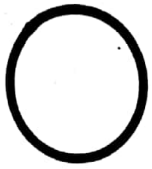

آنکھوں کا تارا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دل کا اجالا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ اکبر رب العلیٰ نے ہر شئے پہ لکھا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دولت جو چاہو دونوں جہان کی! کرلو وظیفہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
شیدا نہ کیوں ہوں اس پر مسلماں! رب کو ہے پیارا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ والا دم میں بنائے! اللہ والا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
صلِ علیٰ کا سہرا سجا کر! دولھا بنایا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ! سب کا ہے آقا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پائیں مرادیں دونوں جہاں میں جس نے پکارا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر دل پر ہے کندہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رکھو لحد میں جس دم عزیزو! مجھ کو سنانا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پڑھتی درودیں دوڑیں گی حوریں لاشہ جو لے گا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
روزِ قیامت میزان و پل پر دے گا سہارا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پوچھے گا مولیٰ لائے ہو کیا کیا میں یہ کہوں گا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

رنج والم میں ہیں نام لیوا!! کردے اشارہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بیڑا تباہی میں آگیا ہے!! دے دے سہارا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
زخمی جگر پہ مجروح دل پر! مرہم لگا جا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دل میں عداوت خر کے بھری ہے بخدی نہ لے گا نامِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اپنے رضا کے قربان جاؤں جس نے سکھایا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آنکھوں میں آکر دل میں سما کر! رنگت رچا جا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے جمیلؔ رضوی کے دل میں!
آجا سما جا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

منقبت

از حضرت مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا مدد کے لیے آؤ یا غوث اعظم
بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ بچا غوث اعظم بچا غوث اعظم
پھنسا ہے تباہی میں بیڑا ہمارا سہارا لگا دو ذرا غوث اعظم
مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظم
وہاں سر جھکاتے ہیں سب اونچے اونچے جہاں ہے ترا نقشِ پا غوث اعظم

Scanned with CamScanner

ضمیمہ

از

حضرت مولانا عبدالصمد قادری رضوی نوری (اورنگ آبادی)
(9764135477)
(خلیفہ ومجاز)

☆حضور بدرالعلماء☆علامہ میلسی صاحب قبلہ☆حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری صاحب قبلہ☆

:سرپرست:

مدرسہ گلشن رضا کولمبی، ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر) ۰۲۴۶۵_۲۵۹۴۳۶

Scanned with CamScanner

نعت شریف

از: سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نظر اک چمن سے دوچار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اس کے گل کی بہار ہے کہ بہار بلبل زار ہے

نہ دل بشر ہی فگار ہے کہ مَلک بھی اس کا شکار ہے
یہ جہاں کہ ہژدہ ہزار ہے جسے دیکھو اس کا ہزار ہے

یہ سمن یہ سوسن و یاسمن یہ بنفشہ سنبل و نسترن
گل و سرو لالہ بھرا چمن وہ ہی ایک جلوہ ہزار ہے

وہی جلوہ شہر بہ شہر ہے وہی اصل عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہ ہے جان جان سے ہے بقا وہی بن ہے بن سے بار ہے

باادب جھکا لو سر و لا کہ میں نام لوں گل و باغ کا
گل تر محمد مصطفٰے چمن ان کا پاک دیار ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

وہی آنکھ ان کا جو منہ تکے وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی دل جو ان کے لیے جھکے وہی سر جو ان پہ نثار ہے

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہے سوا
مگر اے عَفُو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا
وہ شہید لیلیٰ نجد تھا وہ ذبیح تیغ خیار ہے

یہ ہے دین کی تقویت اس کے گھر یہ ہے مستقیم صراط شر
جو شقی کے دل میں ہے گاؤ خر تو زباں پہ چوڑھا چمار ہے

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سر بسر
ارے تجھے کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

Scanned with CamScanner

نعت شریف

از: سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا　　شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دید و وعدۂ دیدار پر　　نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

یاد رہ جائیں گی وہ بے باکیاں　　نفس تو تو رام ہو ہی جائے گا

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں　　مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

ایک دن آواز بدلیں گے یہ ساز　　چہچہا کہرام ہو ہی جائے گا

سائلو دامن سخی کا تھام لو　　کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

مفلسوان کی گلی میں جا پڑو　　باغ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

عاقلوان کی نظر سیدھی رہے　　بوڑوں کا بھی کام ہو ہی جائے گا

اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر　　بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا

اے رضاؔ ہر کام کا اک وقت ہے　　دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

Scanned with CamScanner

نعت شریف

از: سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے بالا و والا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

جس کے تلوؤں کا دھوون ہے آب حیات ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

سارے اونچوں میں اونچا سمجھئے جسے ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

سب چمک والے اجلوں میں چمکا کیے اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

جس نے مردہ دلوں کو دی عمر ابد ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

Scanned with CamScanner

نعت شریف

از: شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا صاحب قبلہ نوری قدس سرھما

چاند سے ان کے چہرے پر گیسوئے مشک فام دو — دن ہے کھلا ہوا مگر وقت سحر ہے شام دو

عارض نور بار سے بکھری ہوئی ہٹی جو زلف — ایک اندھیری رات میں نکلے مہ تمام دو

ہاتھوں سے چار یار کے ہم کو ملیں گے چار جام — دست حسن حسین سے اور ملیں گے جام دو

نام خدا ہے ہاتھ میں نام نبی ہے ذات میں — مہر غلامی ہے پڑی لکھے ہوئے ہیں نام دو

نام حبیب کی ادا جاگتے سوتے ہو ادا — نام محمدی بنے جسم کو یہ نظام دو

اب تو مدینے لے بلا گنبد سبز دے دکھا — حامدؔ و مصطفٰے رضا ہند میں ہیں غلام دو

نعت شریف

آنکھوں کا تارا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم — دل کا اجالا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ اکبر رَبُّ العُلیٰ نے — ہر شئی پہ لکھا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دولت جو چاہو دونوں جہاں کی — کر لو وظیفہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صَلِّ عَلیٰ کا سہرا سجا کر — دولہا بنایا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ سب کا ہے آقا نام محمد علیہ وسلم صلی اللہ

مومن کو کیوں ہے خطرہ کہیں پر دل پر ہے کندہ نام محمد علیہ وسلم صلی اللہ

رکھنا لحد میں جس دم عزیزو مجھ کو سنانا نام محمد علیہ وسلم صلی اللہ

پڑھتی دُرودیں دوڑیں گی حوریں لاشہ جو لے گا نام محمد علیہ وسلم صلی اللہ

روز قیامت میزان و پل پر دے گا سہارا نام محمد علیہ وسلم صلی اللہ

رنج والم میں ہیں نام لیوا کردے اشارہ نام محمد علیہ وسلم صلی اللہ

زخمی جگر پر مجروح دل پر مرہم لگا جانام محمد علیہ وسلم صلی اللہ

دل میں عداوت خر کے بھری ہے نجدی نہ لے گا نام محمد علیہ وسلم صلی اللہ

اپنے رضا کے قربان جاؤں جس نے سکھایا نام محمد علیہ وسلم صلی اللہ

آنکھوں میں آکر دل میں سما کر رنگت رچا جانام محمد علیہ وسلم صلی اللہ

اپنے جمیل رضوی کے دل میں آجا سما جانام محمد علیہ وسلم صلی اللہ

Scanned with CamScanner

○

اے شہنشاہ مدینہ الصلوۃ والسلام
زینت عرش معلّیٰ الصّلوٰۃُ والسّلام

ربّ ھب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصّلوٰۃُ والسّلام

دست بستہ ہر فرشتے نے پڑھا ان پر درود
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصّلوٰۃُ والسّلام

مومنو! پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصّلوٰۃُ والسّلام

بت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بت گر پڑے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصّلوٰۃُ والسّلام

سر جھکا کر با ادب عشق رسول اللہ میں
کہہ رہا تھا ہر ستارہ الصّلوٰۃُ والسّلام

غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں
گل کھلا باغ احد کا الصّلوٰۃُ والسّلام

میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصّلوٰۃُ والسّلام

جب فرشتے قبر میں جلوہ دکھائیں آپ کا
ہو زباں پر پیارے آقا الصّلوٰۃُ والسّلام

Scanned with CamScanner

منقبت

درشان سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ از: استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم

گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لیے آؤ یا غوث اعظم

بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوث اعظم بچا غوث اعظم

پھنسا ہے تباہی میں بیڑا ہمارا
سہارا لگا دو ذرا غوث اعظم

میری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظم

وہاں سر جھکاتے ہیں سب اونچے اونچے
جہاں ہے تیرا نقش پا غوث اعظم

بچا لے غلاموں کو مجبوریوں سے
کہ تو عبد قادر ہے یا غوث اعظم

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے
تمہارا قدم ہے وہ یا غوث اعظم

اُدھر میں پیا موری ڈولت ہے نیّا
کہوں کا سے اپنی بِتھا غوث اعظم

کہے کس سے جا کر حسنؔ اپنے دل کی
سنے کون تیرے سوا غوث اعظم

Scanned with CamScanner

دعائے شیخ عبدالحق محدّث دہلوی قدس سرّہٗ

اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں میرے تمام اعمال فسادِ نیت کے شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض تیری ہی عنایت سے اس قابل اور لائق التفات ہے۔ وہ یہ کہ مجلس میلاد پاک کے موقع پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری، محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر دُرود وسلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لیے اے ارحم الرّاحمین! مجھے اس کا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں مقبول ہوگا اور جو کوئی دُرود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعہ سے دعا کرے وہ بھی مسترد نہ ہوگی۔ (اخبار الاخیار ص ۶۲۴)

شیخ محقق دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مندرجہ بالا دعا کی روشنی میں حضور بدر العلماء حضرت مولانا مفتی بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی نوری خلیفہ حضور مفتی اعظم وحضور شیر بیشہ اہل سنّت قدس سرھم نیاز وفاتحہ وغیرہ کے موقع پر یہاں تک کہ طلبہ کو کتاب شروع کروانے سے پہلے بھی انتہائی عقیدت ومحبت کے ساتھ محفل میلاد شریف کا انعقاد فرماتے۔ سامعین اگر چہ دو چار ہی کی گنتی میں کیوں نہ ہوتے میلاد شریف کے اختتام پر حضرت علامہ حسن رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے تحریر فرمودہ منظوم ''تذکرۂ میلاد شریف'' ادب میں ڈوب کر پڑھتے تھے آغاز سے قبل سامعین سے فرما دیتے تھے کہ ''سرکار اقدس ﷺ کا مختصر تذکرہ ہونے جا رہا ہے آپ حضرات ادب میں اضافہ کر لیں اور دوزانوں بیٹھ کر بارگاہ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء میں لو لگائیں اور ذکر پیدائش شریف سنیں اور دھیرے دھیرے ''ﷺ ﷺ'' کا ورد جاری رکھیں۔

Scanned with CamScanner

☆: تذکرۂ میلاد شریف :☆

صبا نے کس کی آمد کی سنائی — مرادیں بلبل بیتاب لائی
مچی ہیں شادیاں کیسی گلوں میں — مبارک بادیاں ہیں بلبلوں میں
یہ نرگس کس کا رستہ دیکھتی ہے — یہ سوسن کس کی مدحت کر رہی ہے
کھلے پڑتے ہیں سب غنچے یہ کیا ہے — اِنہیں کس پھول کا شوق لقاء ہے
نئی پوشاک بدلی ہے گلوں نے — مچایا شور ہے کیوں بلبلوں نے
نہیں معلوم ہے یہ ماجرا کیا — یہ کیسا حکم ہے رضواں کو آیا
بنا دے تو چمن ہر اک چمن کو — نہ ہو جنت سے کچھ نسبت دلہن کو
ہوا مالک کو یہ حکم خداوند — کہ دروازے جہنم کے ہوں سب بند
قریشی جانور کیوں بولتے ہیں — یہ کس کے وصف میں لب کھولتے ہیں
زمین کی سمت کیوں مائل ہیں تارے — یہ کس کی دید کے سائل ہیں تارے
یہ بت کس واسطے اوندھے پڑے ہیں — زمین پر کیوں خجالت سے گرے ہیں
یہ آمد کون سی ذی شان کی ہے — یہ آمد کون سے سلطان کی ہے
اسی حیرت میں تھے اہل تماشا — کہ ناگہ ہاتف غیبی یہ بولا

Scanned with CamScanner

وہ اٹھی دیکھ لو گرد سواری — عیاں ہونے لگے انوار باری
نقیبوں کی صدائیں آ رہی ہیں — کسی کی جان کو تڑپا رہی ہیں
مؤدّب ہاتھ باندھے آگے آگے — چلے آتے ہیں کہتے آگے آگے
فدا جن کے شرف پر سب نبی ہیں — یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ یہی ہیں
یہی والی ہیں سارے بیکسوں کے — یہی فریادرس ہیں بے بسوں کے
یہی بند الم کو توڑتے ہیں — یہی ٹوٹے دلوں کو جوڑتے ہیں
اِنہیں کی ذات سے ہے سب کا سہارا — اِنہیں کے در سے ہے سب کا گزارا
اِنہیں سے کرتی ہیں فریاد چڑیاں — اِنہیں سے چاہتی ہیں داد چڑیاں
کسے شوکت نہیں معلوم اِن کی — مچی ہے دو جہاں میں دھوم ان کی
یہی ہیں جو عطا فرمائیں دولت — کریں خود جو کی روٹی پر قناعت
مُزیّن سر پہ ہے تاج شفاعت — عیاں ہے جن سے معراج شفاعت
فزوں رتبہ ہے صبح و شام اِن کا — سیّدنا محمد مصطفٰے ہے نام ان کا (صلی اللہ علیہ وسلم)
اِدھر بھی اک نظر اُو تاج والے — کوئی کب تک دل مُضطر سنبھالے
زِ مہجوری برآمد جان عالم — ترحّم یا نبی اللہ ترحّم

نہ آخر رحمۃ للعلمینی زمحروماں چرا فارغ نشینی

بہت نزدیک آپہونچا وہ پیارا فدا ہے جان و دل جس پر ہمارا

اٹھیں تعظیم کو یاران محفل ہوا جلوہ نما وہ جان محفل

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

اے شہنشاہ رسالت بانئ محفل پہ برکت

ہیں یہاں جو اہل سنت دائما ہم سب پہ رحمت

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

اے نسیم کوئے جاناں جب مدینہ سے تو آنا

بوئے زلف شاہ لانا دل پریشاں ہے سنگھانا

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

جاں کنی کے وقت آنا کلمۂ طیّب پڑھانا

مکر شیطاں سے بچانا چہرۂ انور دکھانا

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

Scanned with CamScanner

حشر میں تم بخشوانا ہر مصیبت سے بچانا
اپنے دامن میں چھپانا جب کہیں نہ ہو ٹھکانا

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

ہو کرم محبوب داور مرشدی جان رضا پر
حضرت شیر رضا پر سیدی یا رعلی پر
قبر ہو سب کی مُنوَّر گلشن جنت عطا کر

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

مصطفےٰ خیر الوریٰ ہو سرورِ ہر دوسرا ہو
اپنے اچھوں کا تصدق ہم بدوں کو بھی نباہو

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

کس کے پھر ہو کر رہیں ہم گر تمھیں ہم کو نہ چاہو
بد ہنسیں تم ان کی خاطر رات بھر روؤ کرا ہو

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

Scanned with CamScanner

ہم وہی ننگ جفا ہیں تم وہی جان وفا ہو
ہم وہی قابل سزا کے تم وہی رحم خدا ہو
یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

عمر بھر تو یاد رکھا وقت پر کیا بھولنا ہو
وقت پیدائش نہ بھولے کیف ینسٰی کیوں قضا ہو
یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

وہ عطا دے تم عطا لو وہ وہی چاہے جو چاہو
کیوں رضا مشکل سے ڈریے جب نبی مشکل کشا ہو
یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

تم شفیعُ المُذنبیں ہو سرورِ دنیا و دیں ہو
صادق الوعد و امیں ہو رحمۃٌ للعٰلمیں ہو
یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

Scanned with CamScanner

آپ سلطان مدینہ مَہبَطِ وَحی وسکینہ
نور سے معمور سینہ مشک سے بہتر پسینہ

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

آپ کا تشریف لانا وقت بھی کتنا سہانا
جگمگا اٹھا زمانہ حوریں گاتی تھیں ترانہ

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

کاش ہم بھی گرتے پڑتے آپ کے در تک پہونچتے
تھام کے روضہ کی جالی آپ سے رو رو کے کہتے

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

جان کر کافی سہارا لے لیا ہے در تمہارا
خلق کے وارث خدارا لو سلام آقا ہمارا

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک۔

Scanned with CamScanner

دعائے شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال فسادنیت کے شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض تیری ہی عنایت سے اس قابل اور لائق التفات ہے وہ یہ کہ مجلس میلاد پاک کے موقع پر کھڑے ہوکر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری، محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لیے اے ارحم الراحمین! مجھے اس کا یقین ہے کہ میرا کوئی عمل کبھی رائے گاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعہ سے دعا کرے وہ بھی مسترد نہ ہوگی۔ (اخبار الاخیار/ص ۶۲۴)

پیش کردہ:- عبدالصمد قادری رضوی اورنگ آبادی

خادم مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر الہند

۳۰- رجب المرجب ۱۴۲۷ھ جمعہ مبارکہ

MADARSA
GULSHAN-E-RAZA
Kolambi, Distt. Nanded, Maharashtra

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner